شیخ حبیب الرحمن بٹالوی

"ڈرتا ہوں آدمی سے کہ مردم گزیدہ ہوں"

"مقید کر دیا سانپوں کو یہ کہہ کر سپیروں نے
کہ انسانوں کو انسانوں سے ڈسوانے کا موسم ہے"

"جھوٹوں کی بھی قسمیں ہوتی ہیں۔ بعض جھوٹے واقعی بہت دلچسپ ہوتے ہیں جن کا مقصد صرف اپنی فوقیت جتانا ہوتا ہے۔ محض باتوں کے پہاڑ کھڑے کرنے والے خالی رعب جمانے والے بغیر وجہ کے دوسروں کو پریشان کرنے والے کسی دوسرے کی عزت کا احساس اور نہ اپنی کسی بات کا پاس۔ منہ کے گورے اور من کے کالے، تن کے اجلے، من کے میلے، چہرے روشن اندرون چنگیز سے تاریک تر بظاہر صاف گو یعنی انگریزی زبان میں سٹریٹ فارورڈ جس کے لغوی معنی ہیں "دیدہ کھول انگلی ڈالوں" موقع اور محل سے فائدہ اٹھاتے ہوئے دوسروں پر الزامات کی بوچھاڑ کرتے ہوئے صرف نمبر سکور کرنے کے لئے ایسا جھوٹ جیسے سفید کہا جاسکتا ہے۔ بڑی چابکدستی سے بول لیتے ہیں ایسے لوگوں کا اپنا کوئی کردار نہیں ہوتا۔ مثبت نہ منفی۔ وہ بے کردار آدمی بد کردار سے بھی برے ہوتے ہیں۔ ایسے لوگوں کو اس کے منہ پر اسکی تعریف کرتے ہوئے ذرا شرم محسوس نہیں ہوتی جس کی ابھی وہ کسی کے سامنے بدخوئی کر کے آ رہے تھے۔ ایسے لوگ دوسروں کے سامنے اپنے چہرے پر اتنے نقلی چہرے سجالیتے ہیں کہ بعد میں انہیں خود اپنا اصلی چہرہ تلاش کرنے میں بھی دقت پیش آتی ہے۔ یہ لوگ قابل رحم ہوتے ہیں کیونکہ احساسِ کمتری ہر وقت ان کا پیچھا کرتا رہتا ہے۔ یہ جھوٹے اور نمودیے کسی کو بہتر حالت میں دیکھ نہیں سکتے اور دن رات انگاروں پر لوٹتے رہتے ہیں اللہ تعالی نے ایسے لوگوں کو سب سے بڑی سزا ساری عمر کے لئے دے رکھی ہے کہ جلو اور جلتے رہو اور جھوٹ بول بول کر دوسروں کی نظر میں ذلیل ہوتے رہو۔ جھوٹوں کے یہ سردار واقعی قابل رحم ہیں۔ قرآن مجید کی آیت "وَمِن شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ"۔ شاید ایسے ہی لوگوں کے لئے اتری ہے۔ ایسے لوگ زندگی کے تقریباً ہر شعبے میں پائے جاتے ہیں۔

بستی بستی بکھرے بکھرے گھرے گھرے لوگ
نکھرے نکھرے چہرے لیکن دل میں ان کے روگ

کاش ایسے لوگوں کو اس بات کا احساس ہو جائے کہ لوگ ان سے ان کی بری عادت کی وجہ سے کتنی نفرت رکھتے ہیں اور زندگی وقت کے صحرا میں ایک کھلنے والا پھول ہے۔ احساس اس پھول کی خوشبو اور اس خوشبو کو قائم رکھنا انسانی کردار کی بلندی اور

احساس مر نہ جائے تو انسان کے لئے
کافی ہے ایک راہ کی ٹھوکر لگی ہوئی۔